

گاڑیاں تیزی سے جارہی۔۔۔۔۔ میری گاڑی نہایت آہستہ چل رہی۔۔۔۔۔ اس کی وجہ یہ۔۔۔۔۔ کہ اس کی ہر چیز خراب ہو چکی۔۔۔۔۔ بہر حال یہ گاڑی تو میری مجبوری۔۔۔۔۔ کیونکہ یہ میرے دادا مر حوم کے والد صاحب کی یاد گار۔۔۔۔۔ اور میرے والد صاحب وصیت فرمائے تھے کہ اس کا خوب خیال رکھوں۔ اب اس میں سے طرح طرح کی آوازیں بھی آنا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔ جن کی وجہ دنیا کی کوئی سائنس نہیں بتاسکتی۔۔۔۔۔ بس یہ میری قسمت۔۔۔۔۔ کہ اسے برداشت کروں۔ ایک بار مجھے میرے ایک دوست نے نصیحت کی۔۔۔۔۔ کہ اسے گھر پر کھڑا کر کے میں دوسری گاڑی استعمال کروں مگر میرے گھر پر دو گاڑیوں کی جگہ نہیں۔۔۔۔۔ آخر میں تنگ آگیا اور میں نے ایک بہترین فیصلہ کیا اور اب میری بیماری گاڑی کیماڑی کی طرف جارہی۔۔۔۔۔ جب آدھے گھنٹے بعد میں کیماڑی کے پل پر پہنچ گیا تو میں نے اس کی رفتار زیادہ کر دی اور عین پل کے کنارے پر گاڑی کو پل سے نیچے کی طرف موڑ کر خود دوسری طرف چلا گا لگا دی۔۔۔۔۔ اور اب یہ خاندانی یاد گار ایک زور دار آواز سے سمندر میں گر کر ڈوب رہی۔۔۔۔۔ اور میری سوچیں آزادی محسوس کر رہی۔۔۔۔۔ اگلے دن صحیح دروازے پر گھنٹی بجی۔ جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ایک بڑی کرین میری گاڑی اٹھا کر لائی ہوئی۔۔۔۔۔ اور پولیس کی چند گاڑیاں بھی ساتھ۔۔۔۔۔ جو یہ خوش خبری سنانے آئی۔ کہ میری اس احمقانہ حرکت کی وڈیو بنالی گئی۔۔۔۔۔ اور میری گر فتاری طے ہو چکی۔۔۔۔۔